Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
# الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | اتوار ۱۷ جمادی الاول ۱۴۱۰ھ، ۱۷ فتح ۱۳۶۸ ہش، ۱۷ دسمبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۸۶

## سب سے بنیادی بات

"سب سے بنیادی بات یہی ہے کہ ہم اپنی جماعت کو مکمل طور پر نماز پر قائم کر دیں۔ کسی اور نیکی کی اتنی تلقین قرآن کریم میں آپ کو نہیں ملے گی۔ جتنی قیام عبادت کی تلقین ہے۔ قیام صلوٰۃ کی تلقین ہے اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کی تلقین بھی ہمیشہ اسی کے ساتھ وابستہ کی گئی ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ۔ الفضل ۱۱ دسمبر ۸۹ ۱۹ء ص۲)

# ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

جب اللہ تعالیٰ نے مہلت دی ہے اس وقت اُسے راضی کرنا چاہیئے۔ لیکن جب اپنی سیہ کاریوں اور گناہوں سے اُسے ناراض کر لیا اور اس کا غضب اور غصہ بھڑک اٹھا۔ اس وقت عذاب الٰہی کو دیکھ کر توبہ استغفار شروع کی اس سے کیا فائدہ ہوگا جب سزا کا فتویٰ لگ چکا۔

یہ ایسی بات ہے کہ جیسے کوئی شہزادہ بھیس بدل کر نکلے اور کسی دولتمند کے گھر جاکر روٹی یا کپڑا پانی مانگے اور وہ باوجود مقدرت ہونے کے اس سے مسخری کریں اور دھکے مار کر نکال دیں۔ اور وہ اسی طرح سارے گھر پھرے۔ لیکن ایک گھر والا اپنی چارپائی دے کر بٹھائے اور پانی کی بجائے شربت اور خشک روٹی کی بجائے پلاؤ دے اور پھٹے ہوئے کپڑوں کی بجائے اپنی خاص پوشاک اُس کو دے تو اب تم سمجھ سکتے ہو کہ وہ چونکہ دراصل تو بادشاہ تھا اب ان لوگوں سے کیا سلوک کرے گا۔ صاف ظاہر ہے کہ ان کم بختوں کو جنہوں نے باوجود مقدرت ہونے کے اس کو دھتکار دیا۔ اور اس سے بدسلوکی کی سخت سزا دے گا اور اس غریب کو جس نے اس کے ساتھ اپنی ہمت اور طاقت سے بڑھ کر سلوک کیا وہ دے گا جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۶۴، ۲۶۵)

"دیکھو اب کام تم کرتے ہو۔ اپنی جانوں اور اپنے کنبوں پر رحم کرتے ہو۔ بچوں پر تمہیں رحم آتا ہے۔ جس طرح اب اُن پر رحم کرتے ہو۔ یہ بھی ایک طریق ہے کہ نمازوں میں اُن کے لئے دعائیں کرو۔ رکوع میں بھی دعا کرو۔ پھر سجدہ میں دعا کرو۔ اللہ تعالیٰ اس بلا کو پھیر دے۔ اور عذاب سے محفوظ رکھے۔ جو دعا کرتا ہے وہ محروم نہیں رہتا۔ یہ کبھی ممکن نہیں ہے کہ دعائیں کرنے والا غافل پلید کی طرح مارا جاوے۔ اگر ایسا نہ ہو تو خدا کبھی پہچانا ہی نہ جاوے وہ اپنے صادق بندوں اور غیروں میں امتیاز کر لیتا ہے۔ ایک پکڑا جاتا ہے۔ دوسرا بچایا جاتا ہے۔ غرض ایسا ہی کرو کہ پورے طور پر تم میں سچا اخلاص پیدا ہو جاوے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۶۶)

مکرم ڈاکٹر بریگیڈیئر مرزا مبشر احمد صاحب لاہور لکھتے ہیں کہ ہماری بیٹی نصرت جہاں B.D.S (بی۔ ڈی۔ ایس) میں خدا کے فضل سے فرسٹ ڈویژن لے کر یونیورسٹی بھر میں ساتویں نمبر پر آئی ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو مزید کامیابیاں عطا فرمائے اور جو اس نے دانتوں کی ڈگری حاصل کی ہے اسکو جماعت کے لئے خدمت کے جذبے سے استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

● مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب گھمن ڈائریکٹر سیلز شاہ نواز لمیٹڈ لاہور کی صاحبزادی عائشہ ریاض صاحبہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال بی فارمیسی کے سیکنڈ پروفیشنل امتحان میں پنجاب یونیورسٹی میں اوّل آئی ہیں گذشتہ سال بھی عزیزہ موصوفہ فرسٹ پروفیشنل میں دوئم پوزیشن حاصل کر کے سلور میڈل اور وظیفے کی حقدار قرار پائیں تھیں۔ عزیزہ عائشہ کرنل نظام الدین صاحب آف سیالکوٹ کی پوتی اور مکرم چوہدری اعظم علی صاحب سیشن جج کی نواسی ہیں۔ احباب عزیزہ کی مزید اعلیٰ کامیابیوں کے لئے دعا کریں

## توسیع اشاعت الفضل

● مندرجہ ذیل خواتین نے الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے رقوم بھجوائی ہیں۔ احباب انہیں اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

۱۔ محترمہ والدہ صاحبہ مکرم عبدالقدیر صاحب اسیر راہ مولیٰ اسا ہیوال ۲۰۰/- روپے

۲۔ محترمہ امۃ الحسیب ماجدہ صاحبہ دارالبرکات ربوہ ۱۰۰/- روپے

ان سب کا علم الیقین حاصل کرے گا۔ مگر یہ ہدایت اسی کو نصیب ہوتی ہے جو دعا مانگنے کا عادی ہو۔ صدقہ و خیرات کرتا ہو۔"

(خطبات نور جلد دوم ص۲۴۳)

## ایمان کی بنیاد علمِ غیب پر ہے

ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ آپ سے راضی ہو

"(قرآن کریم) ہر ایک قوم کے لئے جو منتقی ہو چکی ہے یا ہوگی یا اس وقت ہے ہدایت نامہ ہے۔ اس کے مبادی میں ایمان بالغیب شرط ہے۔ کیونکہ دنیا میں بھی جس قدر علم صحیح ہیں سب کا مدار فرض یا غیب پر ہے۔ علم ہندسہ ہے اس میں جمع اور تفریق ہی ہے کیونکہ ضرب کیا ہے امثال کی جمع تفریق کیا ہے۔ امثال کی تفریق اور اس جمع تفریق کی بناء فرض ہے۔ چار روپے دس آنہ دو ہزار پانچ روپے دو پائی۔ غرض کوئی روپیہ ہو وہ اس وقت کہاں ہوتا ہے۔ فرضی طور پر جمع یا تفریق کیا جائے گا اسی طرح علم مساحت انجینئرنگ، ڈاکٹری، تجارت مزارعت میں پہلے ایمان بالغیب ہوتا ہے کاشتکار بیج کو زمین میں سپرد خاک کرتا ہے اسے کیا معلوم کہ یہ بیج کیسا ہوگا اور کتنا پھل لائے گا۔ پولیس بھی ایماندار ہو تو اپنی کارروائی غیب پر شروع کرے گی۔ پھر صحیح نتیجہ پر پہنچے اسی طرح ایک متقی پہلے اللہ پر، ملائکہ پر، کتب پر حشر و نشر پر ایمان بالغیب لائے گا۔ پھر اس کتاب کے ذریعہ ہدایت پاکر وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ ، مقام اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ
قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۷ ، فتح ۱۳۶۸ ہش ۱۷ ، دسمبر ۱۹۸۹ء

# پانچ بُنیادی باتیں

تربیت تو سب بچوں کی احتیاط سے کی جانی چاہیئے ۔ لیکن وہ بچے جو وقف نو میں شامل ہیں ان کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ کی اس لئے ضرورت ہے کہ ان کی زندگی کی راہیں متعین ہو چکی ہیں اور ان راہوں پر چلنے کے لئے اور ان راہوں پر چلتے ہوئے منزل مقصود کو پا لینے کی صلاحیّت اور ہمّت کا پیدا کرنا لازمی امر ہے ۔ سیدنا حضرت امام جماعت نے اپنے ایک حالیہ خطبہ میں ان راہوں کے خطوط اُجاگر فرمائے ہیں اور والدین اور جماعتی نظام کی توجہ کو اس طرف مبذول فرمایا ہے ۔

باتیں تو اور بھی کئی ہیں لیکن حضور انور نے پانچ بنیادی باتوں کا ذکر فرما کر تربیت میں آسانی اور سہولت پیدا فرما دی ہے ۔ وہ پانچ بنیادی باتیں ہیں ۔ ۱۔ سچ کی عادت ۔ ۲۔ نرم اور پاک زبان کا استعمال ۔ ۳۔ وسعت حوصلہ ۔ ۴۔ معاشرے سے تکالیف کو دُور کرنا ۵۔ مضبوط عزم اور ہمّت ۔ یہ پانچ بنیادی اخلاق ہر واقف نو میں پیدا کئے جاتے لازمی ہیں ۔ اگر آغاز ہی سے ان باتوں کا خیال رکھا جائے اور بچوں کو ان باتوں کی اہمیّت سمجھاتے ہوئے ان پر عمل پیرا کروانے کی کوشش کی جائے تو یقین واثق ہے کہ یہ بچے جوان ہو کر اخلاقی لحاظ سے دنیا میں ایک انقلاب برپا کرنے والے ہوں گے ۔

یہ پانچ بنیادی اخلاق نہ صرف زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی ہیں بلکہ زندگی کے کسی حصہ میں بھی ان سے ہٹ کر کامیابی کا حاصل کرنا ناممکن العمل ہے ۔ ہم تو یہ بھی کہنا چاہیں گے کہ اگرچہ واقفین نو کیلئے تو یہ ایک لازمہ کی حیثیت رکھتے ہیں لیکن ان کے علاوہ بھی اور کون ہے جو یہ کہہ سکے کہ مَیں ان کے بغیر گزارہ کر سکتا ہوں ۔ ہر شخص کو سچ بات کہنی چاہیئے ۔ ہر شخص کو نرم اور پاک زبان استعمال کرنی چاہیئے ۔ ہر شخص میں وسعت حوصلہ کا ہونا لازمی ہے اور ہر شخص کو معاشرے کی تکالیف کا احساس ہونا چاہیئے ان تکالیف کو دُور کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے ۔ اور پانچویں بات یہ کہ ہر شخص کو مضبوط عزم اور ہمّت کا مالک ہونا چاہیئے ، خدا کرے کہ ہم واقفین نو میں بدرجہ اتم یہ اخلاق پیدا کر سکیں اور اپنی زندگیوں کو بھی ان سے مزیّن کرنے کی سعادت پائیں ۔

---

ہم ہیں تیرے تُو ہے ہمارا
یہ بندھن ہے ، کتنا پیارا
ہم سے تیری جلوہ طرازی
تُو ہے ہمارے دِل کا سہارا

ابوالاقبال

---

تِری تعریف کرتے ہیں عدو تیری
مروّت تیرا لہجہ ہے ، محبّت گفتگو تیری
کوئی گر دیکھنا چاہے تجھےؐ ، قرآن کو دیکھے
کسی نے کھینچ دی تصویر گویا ہو بہو تیری
ہزاروں بولہب ، بوجہل آئیں گے زمانہ میں
زمانہ حشر تک کرتا رہے گا جستجو تیری
مشامِ جان تیرے شیشۂ دل سے معطّر ہے
کہ یُوں پھیلی ہوئی ہے کاخ و کُو میں مُشکبو تیری
چمن زاروں میں تیرے دَم سے بادِ نو بہار آئی
ہوئی کچھ اس طرح سے ریگِ صحرا میں نمُو تیری
کبھی پھُوٹی تھی جو اِک چشمۂ صحرا کی صورت میں
وہی ہے بحرِ ناپیدا کنار اب آبجُو تیری
نہ جانے ہو چکا کب سے پریشاں اُسکا شیرازہ
اگرچہ دیکھنے میں ہے یہ اُمّت قبلہ رُو تیری
یقیناً میرا دل ہر قید سے آزاد ہو جائے
اگر زنجیر ہو جائے کبھی زیبِ گلُو تیری
مری بزمِ تصوّر میں ترے جلوئے ترے نقشے
ہے میرے دل کے ہر گوشہ میں پنہاں آرزو تیری
تجھے اے دِل اگرچہ ناز ہے انؐ کی محبّت پر
تغافل تیری فطرت ہے ، طبیعت حیلہ جُو تیری
مسرّت ہائے بے پایاں سے دامن بھر دیا میرا
مرے دل میں نہ تھا کچھ بھی مگر اِک آرزو تیری
ہزاروں بار بھیج اے دل درُود انؐ پر سلام انؐ پر
کہ جن کے دم سے اب تک ہے جہاں میں آبرو تیری
ہے میرے دِل کی ہر دھڑکن ترانہ تیریؐ مدحت کا
گواہی دے رہا ہے میری رگ رگ میں لہُو تیری
تجھے محمودؔ عمرِ جاوداں بھی مل تو سکتی تھی
مگر ذاتِ گرامی ہے ہلاکِ رنگ و بُو تیری

ڈاکٹر محمود الحسن ایمن آبادی

---

## اولاد کی تربیت

•۔ اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے ، اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے ۔

•۔ آپ الفضل ایسے دینی اخبار کے خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان کر سکتے ہیں ۔

(مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالباسط شاہد

# حضرت مرزا سلطان احمد صاحب

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے بڑے بیٹے خان بہادر مرزا سلطان احمد نے سرکاری ملازمت میں بہت نام پایا آپ کے ماتحت تو آپ کی عزت کرتے ہی تھے مگر آپ کے افسران بھی آپ کی نیکی و اصول پرستی کی وجہ سے بہت قدر دان تھے۔ غرباء کی داد رسی اور خلق اخدا کی ہمدردی آپ کے نمایاں اوصاف تھے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے شروع سے ہی عقیدت رکھتے تھے انہیں خادم دین اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم یقین کرتے تھے۔ اپنی اسی عقیدت کی وجہ سے ایک عرصہ تک باقاعدہ بیعت کرنے کی ضرورت نہ سمجھی تاہم ۱۹۲۸ء میں آپ نے اخباری بیانات کے ذریعہ کھل کر اپنی عقیدت کا اظہار کیا اور دسمبر ۱۹۳۰ء میں قدرت ثانیہ کے مظہر دوم کے ہاتھ پر بیعت کر کے باقاعدہ جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ آپ ایک بلند پایہ ادیب و مصنف تھے۔ آپ کی متعدد تصانیف ہماری مرکزی لائبریری میں موجود ہیں۔

آپ کی وفات جو ۲ جولائی ۱۹۳۱ء کو ہوئی اردو ادب کے حلقوں میں بہت محسوس کی گئی۔ مولانا تاجور نجیب آبادی ایڈیٹر ادبی دنیا نے اپنے رسالہ میں حضرت مرزا سلطان احمد کی تصویر دے کر یہ شذرہ تحریر کیا

" دنیائے ادب اس ماہ اردو کے نامور بلند نظر اور فاضل ادیب خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب سے بھی محروم ہو گئی۔ آپ نہایت قابل انشاء پرداز تھے۔ اردو کا کوئی حصہ ان کے رشحات قلم سے محروم نہ رہا ہوگا۔ قانون و عدالت کی اہم مصروفیتوں کے باوجود بھی مضامین لکھنے کے لئے وقت نکال لیتے تھے۔ بہت جلد مضمون لکھتے تھے۔ عدالت میں ذرا سی فرصت ملی تو وہیں ایک مضمون لکھ کر کسی رسالہ کی فرمائش پوری کر دی۔ اردو زبان کے بہت سے مضمون نگاروں نے ان کے طرز انشاء کو سامنے رکھ کر لکھنا سیکھا۔ افسوس کہ ایسا ہمہ گیر د ہمہ رس انشاء پرداز موت کے ہاتھوں نے ہم سے چھین لیا۔

مرزا صاحب سیلف میڈ (خود ساز) لوگوں میں سے تھے۔ آپ نے پٹواری کی حیثیت سے ملازمت شروع کی اور ڈپٹی کمشنر تک ترقی کی۔ آپ مرزا غلام احمد صاحب کے فرزند تھے ۔ ۔ ۔ ان کی وفات کے بعد اور اپنی وفات سے کچھ دن پہلے اپنے چھوٹے بھائی مرزا البشیر الدین محمود احمد کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اردو میں بیش قیمت لٹریچر آپ نے اپنی یادگار کے طور پر چھوڑا ہے۔ علم اخلاق پر آپ کی کتابیں اردو زبان کی قابل قدر تصانیف میں سے ہیں"

(ادبی دنیا اگست ۱۹۳۱ء)

حمایت اسلام (جو انجمن حمایت اسلام کا ترجمان تھا) نے ۹ جولائی ۱۹۳۱ء کی اشاعت میں لکھا۔

" یہ خبر گھر گھر حزن و ملال کے ساتھ سنی جائے گی کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بڑے صاحبزادے خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب جج پراونشل سروس کے ایک ہر دلعزیز اور نیک نام افسر تھے اس جہان فانی سے رحلت کر گئے۔ خان بہادر صاحب نے علم و ادب پر جو احسانات کئے ہیں وہ کبھی آسانی سے فراموش نہیں کئے جا سکتے۔ ان کے شغف علمی کا اس امر سے پتہ چل سکتا ہے کہ وہ ملازمت کی انتہائی مصروفیتوں کے باوجود گراں بہا مضامین کے سلسلے میں پیہم جگر کاری کرتے رہے۔ ہمیں آپ کے عزیزوں اور دوستوں سے اس حادثہ میں دلی ہمدردی ہے باری تعالیٰ موصوف کو فردوس کی نعمتیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماوے"

(رسالہ حمایت اسلام ۹ جولائی ۱۹۳۱ء)

---

کانپور (ہندوستان) سے نکلنے والے ایک رسالے "سیاست جدید" نے آپ کی خدمات کی یاد تازہ کرتے ہوئے لکھا

" اس بلسیویں صدی کے شروع کے بیس سالوں میں اردو کے کسی بھی قابل ذکر رسالہ کو اٹھا کر دیکھ لیجئے۔ اس کے مضمون نگاروں میں ایک نام مرزا سلطان احمد کا ضرور نظر آئے گا۔ علمی و فلسفیانہ موضوعوں پر قلم اٹھاتے تھے۔ ان کے مضامین عام اور عوامی سطح سے بلند اور سنجیدہ مذاق والوں کے کام کے ہوتے تھے۔ رسالہ الناظر مشہور زمانہ کانپور۔ ادیب الہ آباد۔ مخزن لاہور پنجاب لاہور وغیرہ میں ان کی گلکاریاں نظر آتی تھیں۔ رفتہ رفتہ اردو والوں نے انہیں بالکل ہی بھلا دیا۔ ان کے قلم سے چھوٹی بڑی بہت سی کتابیں نکلی تھیں ۔ ۔ ۔ اب جبکہ قیام پاکستان کے بعد اس سرزمین میں اردو کی خدمت ہو رہی ہے اور بہت پرانے مصنفوں اور مولویوں کی کتابیں جو گمنام اور مثل گمنام کے ہو چکی تھیں وہاں بڑی آب و تاب سے چھاپی جا رہی ہیں۔ ان کے ذخیرہ تصانیف کی طرف کسی کو بھی تا حال توجہ کی توفیق نہیں ہوئی"

(بحوالہ لاہور ۱۶ اگست ۱۹۶۵ء)

---

# عصمت رسول

کتنی عظیم عصمت ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطاء ہوئی کہ آپ نے کہا خدا کی راہ میں قربانی دینے سے میں ہچکچاتا نہیں اور اپنی حفاظت کرنے کی مجھے ضرورت نہیں۔ کیونکہ آپ نے اپنے نفس پر شفقت نہیں کی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ پر انتہائی شفقت کی اسی طرح جو لوگ احکام قرآنی کے بجالانے میں اپنے نفسوں پر شفقت نہیں کرتے۔ مثلاً یہ نہیں کہتے کہ باہر ٹھنڈ ہے۔ ہم گرم میں لحاف آرام سے لیٹے ہوئے ہیں۔ ہم لحاف سے باہر کیوں نکلیں وہ یہ تو نہیں کہتے کہ کمرے میں ٹھنڈ ہے اور اتنی شدید گرمی ہے۔ باہر نکلا تو بیمار ہو جاؤں گا اس لئے میں ظہر کی نماز کے لئے بیت الذکر میں کیوں جاؤں وہ یہ نہیں کہتے کہ خدا نے رزق دیا ہے۔ اس کو استعمال کرنا چاہیئے۔ ہم رمضان کے مہینے میں بھی دوسرے مہینوں کی طرح خوب کھائیں گے اور شیطان یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ تمہیں اپنے آپ کو محروم نہیں کرنا چاہیئے۔ لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کی عطا سے ایک خاص وقت کے اندر اپنے آپ کو محروم کرتا ہے وہ خدا کے حکم سے کرتا ہے کیونکہ اصل عطا جو خدا سے کسی کو حاصل ہوتی ہے۔ وہ کامل اطاعت اور فرمانبرداری کی عطا ہے وہ اس ذہنیت کی عطا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر کوئی عطا اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو نہیں ملتی۔ کہ وہ خوشی اور بشاشت کے ساتھ ہر قدم پر اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتا چلا جائے۔ غرض احکام کی بجا آوری، نواہی سے پرہیز، حوادث زمانہ کی تکلیفوں اور مخالف طاقتوں سے جو دکھ پہنچتے ہیں ان کو خندہ پیشانی اور بشاشت سے قبول کرنا چاہیئے۔ خدا کی راہ میں جو پیش آئے اس سے انکار نہیں کرنا چاہیئے۔ کوئی یہ نہ کہے کہ مجھے نہیں منظور، اور موسیٰ علیہ السلام کی امت کی طرح مثلاً یہ نہ کہے کہ ایک کھانے سے تو تسلی نہیں ہوتی بہت سے کھانوں کا انتظام کیا جائے ہمیں بھی تربیت کے لئے حضرت فضل عمر (اللہ ان سے راضی ہو) نے ایک کھانے کی تلقین کی ہوئی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے بعض گھرانوں میں ایک سے زائد کھانے پک جاتے ہیں۔ طبائع میں اتنا اختلاف ہے کہ ہمارے بعض بچے گوشت نہیں کھاتے اور ہمیں بعض اوقات اس سے تکلیف بھی ہوتی ہے۔ اور ان کے لئے دال بہر حال پکانا پڑتی ہے۔ میں بھی گھر میں دو تین کھانے پکے ہوں تو ایک کھانا جو مجھے پسند آجائے۔ اور میری طبیعت کے موافق ہو۔ لے لیتا ہوں اور کھا لیتا ہوں ہمارا ایک بچہ ہے وہ گوشت بالکل نہیں کھاتا۔ وہ دال لے لے گا۔ یا دال کی بجائے آلو کا بھرتہ لے لے گا۔ اور اسے کھائے گا۔ بہر حال یہ بھی ایک مشقت ہے۔ بظاہر یہ ایک معمولی چیز ہے۔ لیکن انسان کا نفس دھوکا دیتا ہے۔ اور اسے کہتا ہے تو یہ نہ کر۔ تو تکلیف میں کیوں پڑتا ہے۔ خدا کی راہ میں جو بھی مشقت تکلیف اور دکھ برداشت کرنا پڑے اور خوشی سے اور بشاشت سے اسے برداشت کرے۔

(قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر کے ایک خطبے کا اقتباس)

---

تزکیۂ نفس کے واسطے صحبت صالحین اور نیکوں سے تعلق پیدا کرنا مفید ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

# اریٹریا

کینیا اور صومالیہ کے شمال میں ایتھوپیا ہے اور ایتھوپیا سے آگے شمال میں ٹگرے اور اریٹریا۔ اریٹریا اور ٹگرے دونوں اپنی آزادی کے لئے برسرپیکار ہیں۔ اور اریٹریا اب اس یقین کا حامل ہے کہ آزادی ملی کہ ملی۔ باوجودیکہ یہ علاقے قحط کی زد میں ہیں لیکن آزادی کی لگن کو اس قحط نے کمزور نہیں کیا۔ جہاں تک قحط کا سوال ہے۔ اریٹریا اور ٹگرے میں اس وقت ۴۰ لاکھ افراد کے لئے خوراک کی ضرورت ہے اور ۱۹۹۰ء میں ۳،۲۷،۰۰۰ ٹن خوراک چاہیئے ہوگی۔ اس خوراک کو سوڈان سے لانے کے لئے ۱۰۔۱۰ ٹن کے ۷۰۰ ٹرک درکار ہوں گے ۲۰ لاکھ افراد تو فوری طور پر قحط زدہ ہونے کی وجہ سے خطرے میں ہیں۔ وہ علاقے جو اپنے آپ کو آزاد شدہ سمجھتے ہیں اور ان لوگوں کے ہاتھ میں ہیں جنہیں ایتھوپیا کے صدر مملکت غدار اور غنڈے گوریلے کہتے ہیں۔

وہاں سبزیاں نہایت تیزی سے لگائی جا رہی ہیں اور زراعت، تعمیر، مالیات، صنعت اور سفر کے سلسلے میں جو کمیشن قائم کئے گئے ہیں ان میں سینکڑوں پیشہ ور افراد جن کا تعلق سویلین سے ہے کام کر رہے ہیں۔ اریٹریا کا رقبہ تقریباً انگلستان کے رقبے کے برابر ہے۔ اور یہ بحر احمر کے ساتھ ساتھ ایتھوپیا کے شمال میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ علاقہ پہلے اطالوی نوآبادی تھا۔ پھر برطانیہ کے زیر اہتمام آیا اور ۱۹۵۲ء میں ایتھوپیا کے ساتھ الحاق ہو گیا۔ ۱۹۶۲ء ہی سے اس الحاق پر احتجاج کرتے ہوئے کئی پولیٹیکل پارٹیاں برسرعام آگئیں۔ جن میں سے اریٹرین پیپلز لبریشن فرنٹ جو ۱۹۷۷ء میں قائم ہوئی تھی سب سے زیادہ مضبوط اور باعمل ہے۔ ۳۵ لاکھ باشندے اس فرنٹ کی پشت پناہی کرتے ہیں۔ خوراک کے ڈائریکٹر گبرے مائیکل منجستو کا کہنا ہے کہ جن گاؤں کو آزاد کروالیا گیا ہے۔ انہیں خوراک وغیرہ کا مہیا کرنا اشد ضروری ہے اور ترجیحی طور پر اس کام کے کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ وہ علاقے ہیں۔ جہاں کے لوگ اس بات کی شکایت کرتے ہیں کہ ایتھوپیا کے فوجی ان کا پینے والا پانی بھی پی جاتے ہیں اور مقامی باشندوں کو محرومی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جہاں تک فرنٹ کے کام کا تعلق ہے اس کے ساتھ کام کرنے والے ڈاکٹر ننگے پاؤں ایک جگہ سے دوسری جگہ گھومتے ہیں اور زخم یا آلودہ غذا استعمال کرنے والے اور زخمی شہریوں کی مدد کرتے ہیں۔ جہاں تک اس پارٹی کے زیر سایہ چلنے والے سکولوں کا تعلق ہے ان میں آج کل ملک کے یتیم بچے اور غریب خاندان ٹھہرائے گئے ہیں۔

پیشہ ورانہ مہارت کے لئے سکول کھولے گئے ہیں اور اس ساری سکیم کے انچارج مسٹر عثمان صالح ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اس سارے علاقے میں بے روزگاری کا کوئی نام ونشان نہیں کیونکہ سب لوگ مل جل کر کام کرتے ہیں اور سب لوگوں کی خوراک باہمی طور پر تقسیم ہوتی ہے۔ سب سے بڑی مشکل ایسی آزادی کی جنگ میں جو پیش آرہی ہے وہ قحط زدہ ہونے کے اثرات ہیں اریٹریا میں اس سال صرف ایک چوتھائی بارش ہوئی ہے اور اسی وجہ سے وہاں کے کسان زیادہ کچھ بو نہیں سکے نکفا میں بارش اکتوبر میں ہوئی جو کہ دراصل کٹائی کے بعد کا موسم ہے۔ اور جو چند بیج زمین میں ڈالے گئے تھے۔ وہ بارشیں بہا کر لے گئیں۔ کسانوں کا کہنا ہے کہ وہ خوراک ملنے والے آخری لقمے کھا رہے ہیں۔ نکفا جہاں پر سارے اریٹریا کے لئے خوراک جمع کی جاتی ہے اس کے گودام خالی پڑے ہیں۔ اور خوراک کی فوری ضرورت ہے قحط سے بچنے کے لئے لمبے عرصے کی پالیسیوں میں زرعی ضروریات پر زیادہ توجہ دینا ہے۔ تین سالہ پروگرام میں جو ۳۵ لاکھ ڈالر پر مشتمل ہے۔ ۷،۸۰۰ ٹن بیج اور ۲۲ ہزار بیگ تقسیم کئے گئے ہیں۔ اسی طرح ۲ لاکھ ۷۵ ہزار کسانوں کو ان کی ضرورت کے مطابق اوزار دیئے گئے ہیں۔ یہ کام ۱۹۸۶ء سے لے کر اب تک ہوا ہے۔ کسانوں کو اس بات کی طرف توجہ دلائی جارہی ہے کہ وہ زمین کی پیداواری قوت کو محفوظ کرنے لوہارا کام کرنے اور واٹر پمپ چلانے کی تربیت حاصل کریں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ۱۹۸۵ء کے قحط کی نسبت آج کا قحط کم نقصان دہ ثابت ہوگا۔ کیونکہ اب خوراک بہتر مل رہی ہے اور وبائی بیماریاں بھی پہلے سے کم ہیں۔ جو علاقے آزاد کروائے جاچکے ہیں ان کا طریق زندگی سوشلسٹ ہے انفرادی طور پر اپنے پاس رقوم یا غذا رکھنے کی بجائے ایک ہی جگہ رکھتے ہیں جہاں سے سب کو ان کی ضرورت کے مطابق دیا جاتا ہے۔ جہاں تک ٹیکنیکل سکولوں کے طلباء کا تعلق ہے۔ ان کو صرف ان کاموں پر لگایا جاتا ہے۔ جہاں پر ان کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ ان کے کام کنٹرول کئے جاتے ہیں۔ ہر باشندے کے لئے سیاسی تعلیم حاصل کرنا لازمی قرار دے دیا گیا ہے۔ عورتیں بھی اس آزادی کی جنگ میں حصہ لے رہی ہیں اور انہوں نے اپنی نیشنل یونین آف اریٹرین ویمن قائم کر رکھی ہے۔ برابری کا ذکر کرتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ خندقوں میں بھی سب ایک جیسے ہیں اور کوئی کسی کو سیلوٹ نہیں کرتا۔ اس طرز زندگی کے باوجود ان کا کہنا ہے کہ ہم مارکسی نہ ہیں اور نہ کبھی تھے۔ ہمارا مطمح نظر یہ ہے کہ ایک ایسی حکومت قائم کی جائے جس میں ملک کے تمام شعبوں کے لوگ حصہ لے سکیں اور ہم حکومتی اور نجی معیشت کو فروغ دیں۔ باوجود اس کے کہ ایتھوپیا اور اریٹریا میں جنگ بندی کا اعلان ہو چکا ہے۔ لیکن دیکھنے میں یہ بات آتی ہے کہ اریٹریا کے علاقے پر تقریباً ہر روز ایتھوپیا کے مگ اڑتے ہیں اور بم گراتے ہیں چونکہ ایمرجنسی کا اعلان کیا جا چکا ہے۔ اس لئے فوجی ہر جگہ اپنی من مانی کرتے ہیں اور خوف کی یہ حالت ہے کہ عورتیں کپڑے دھونے کے بعد کھلی جگہوں پر ان کو لٹکانے کی بجائے درختوں کی شاخوں کے ساتھ لٹکاتی ہیں تاکہ وہ اڑنے والے جہازوں کو نظر نہ آسکیں۔ ایتھوپیا کے صدر منجستو کو ٹگرے پیپلز لبریشن فرنٹ سے ہمیشہ خوف رہتا ہے۔ یہ اریٹریا کی آزادی کی کوششوں میں مدد دیتے ہیں اور اریٹرین فرنٹ بھی ٹگرے فرنٹ کو ادیس آبابا کی طرف بڑھنے میں جو کچھ ہوسکتا ہے کرتے ہیں۔ جب اریٹریا فرنٹ سے پوچھا جاتا ہے کہ اگر حکومت کمزور ہے تو اس پر بھرپور حملہ کیوں نہیں کرتے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم کسی بہتر اور صحیح وقت کا انتظار کر رہے ہیں۔ لیکن یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر صدر منجستو کی حکومت ختم ہو جائے تو اریٹریا فرنٹ بجائے اس کے کہ خود بخود اس حکومت پر قابض ہو جائیں نئی بننے والی حکومت سے گفت وشنید کریں گے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ بات ان کے مطمح نظر کے حصول میں زیادہ ممد ثابت ہوسکتی ہے ادیس آبابا میں یہ خیال مستحکم ہے کہ اریٹریا اور ٹگرے کے لوگ آزادی نہیں حاصل کر سکتے۔ سب سے بڑی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ اریٹریا کی دو بندرگاہیں ہیں جو بحر احمر پر واقع ہیں اور جن پر حکومت کا کنٹرول ہے ان دو بندرگاہوں کو حاصل کرنے کے بغیر اریٹریا کی آزادی کوئی معنے نہیں رکھتی اور اریٹریا کے لوگ اس لئے ان بندرگاہوں کی طرف نہیں بڑھتے کہ انہیں اس بات کا خطرہ ہے کہ ایسا کرنے سے ایتھوپیا کے باشندوں کی ہمدردیاں کھو بیٹھیں گے۔ بلکہ ان کی مخالفت مول لے لیں گے۔ اریٹریا لبریشن فرنٹ کے علاوہ دوسرے لوگوں کا خیال یہ ہے کہ اگر انہوں نے حکومت کے ساتھ مل کر کوئی معاہدہ کیا تو اس کو کارگر نہیں ہونے دیا جائے گا۔ وہ کہتے ہیں کہ آزادی کے حصول کے نتیجے میں ان گروہوں کا آپس میں سول وار میں ملوث ہو جانا ایک قدرتی بات ہے۔ کیونکہ یہ فیصلہ نہ ہو پائے گا۔ کہ نئی حکومت کون چلائے اور چونکہ اریٹریا میں قحط کا پھر امکان ہے جس کے لئے ۲۹ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر کی ضرورت ہے اور اس رقم کی عدم موجودگی میں آزادی بے معنی ہو جاتی ہے۔ بہرحال دیکھنے والی بات یہ ہے کہ قحط اور آزادی کی لگن دونوں میں سے کون جیتتا ہے اور اگر اریٹریا کو آزادی مل جاتی ہے تو سارے ملک کو کس طرح متحد رکھ کر حکومت بنائی جاسکتی ہے۔

---

انسان کا نفس خدا کی اونٹنی ہے جس پر وہ سوار ہوتا ہے، یعنی انسان کا دل الٰہی تجلیات کی جگہ ہے اور اس اونٹنی کا پانی خدا کی محبت اور معرفت ہے جس سے وہ جیتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید احمد علی شاہ
نائب ناظر اصلاح وارشاد

# میرا سفر یورپ

مجھے جلسہ اسلام آباد (لنڈن) کے عرصہ میں مختلف شہروں۔ (بریڈفورڈ۔ مانچسٹر۔ ہڈرزفیلڈ۔ گلاسکو۔ بلیک پول۔ یورپل سات جھیلوں کا ضلع اور لیڈ وغیرہ) کے علاوہ کوپن ہیگن (ڈنمارک) اور مالمو (سویڈن) میں بھی جانے کا موقع ملا۔

یورپ کے لوگوں میں جہاں بے شمار خرابیاں ہیں (جن کا ذکر بھی مناسب نہیں) وہاں ان میں بہت سی خوبیاں بھی دیکھنے میں آئی ہیں اور مشہور مقولہ کے مطابق ان کی خوبیوں کی قدر کرتے ہوئے ان کو اپنانا چاہیئے کہ وہ ہمارے دین حق کی ہی فرمودہ خوبیاں ہیں جو ہمارا گم شدہ مال ہے مثلاً

۱۔ یورپ میں صفائی اور نظافت خوب ہے۔ کہیں گند اور کچرا نظر نہ آئے گا ہر گھر اور ہر کمرہ میں بلکہ بازاروں اور اسٹیشنوں وغیرہ پر جگہ جگہ کچرا کے لئے ڈبے رکھے ہوتے ہیں۔ جن کو گاہے گاہے روزانہ صفا کیا جاتا ہے

۲۔ غیر معمولی صفائی اور دیگر انتظامات کی وجہ سے مکھی اور مچھر نہیں دیکھنے میں نہیں آتا۔ بارشوں کی وجہ سے مٹی نہیں اس لئے کپڑے میلے نہیں ہوتے۔

۳۔ شور و غوغا نام کو نہیں۔ اونچی آواز سے کوئی بولتا نظر نہیں آتا۔ گھر گھر میں ٹی وی ہونے کے باوجود نہ ٹی وی اور نہ کسی آدمی کی آواز دوسرے گھر میں سنائی دیتی ہے۔ بالکل سکون کا عالم ہوتا ہے۔

۴۔ محبت۔ ہمدردی اور خوش خلقی انتہا درجہ کی ہے۔ راہ چلتے کسی کو مدد کیلئے کہیں تو وہ فوراً ہر طرح مدد کرے گا بلکہ پریشان دیکھ کر خود بھی کہے گا۔ "کیا میں آپ کی مدد کرسکتا یا کرسکتی ہوں اور پوری طرح مدد کریں گے مجھے خود بھی اس کا لنڈن میں تجربہ ہوا ہے

۵۔ کسی کو آپس میں لڑتے جھگڑتے اور اونچی آواز سے بولتے نہیں دیکھا گیا یہاں تک کہ وہاں کتے بھی لڑتے نہیں پائے گئے اور وہ لوگ جانوروں تک سے بھی بہت پیار کرتے ہیں۔

۶۔ دفاتر میں جاؤ تو بڑے احترام سے پیش آئیں گے۔ اگر کام نہ ہو سکتا ہو تو معذرت کردیں گے اور مسکراتے چہروں سے ملیں گے۔ ہر ایک کو پھرتی اور چستی سے کام میں مصروف پائیں گے مجھے لنڈن ڈنمارک جرمنی اور ناروے کی ایمبیسیوں میں جانا پڑا تو منٹوں میں کام کردیا اور ویزا دے دیا یا وقت بتادیا تو عین اس کے مطابق کام کرکے دے دیا۔

۷۔ بددیانتی قطعاً نہیں۔ دیانتداری میں وہ لوگ مشہور ہیں۔ کوئی رشوت نہیں لیتا۔ ہر ایک کا کام بڑی جلدی اور دیانتداری سے کیا جاتا ہے۔

۸۔ ہم جس مکان میں مقیم تھے اسلام آباد جانے کے وقت صبح کو تالا لگا جاتے اور دروازہ کے باہر دودھ اور مکھن کے برتن رکھ جاتے دودھ اور مکھن والا آکر برتنوں میں ڈال کر چلا جاتا چونکہ کوئی آوارہ کتا یا بلی وہاں نہیں ہوتے اس لئے وہ برتن بعینہ پڑے رہتے۔ نہ کوئی آدمی ان کو چھیڑتا ہم رات کو ۱۱ بجے واپس آکر اٹھا کر اندر رکھ لیتے جو بالکل محفوظ پڑے ہوتے

۹۔ کوئی شخص اپنے گھر میں مرغی یا کبوتر وغیرہ جانور ذبح نہیں کرسکتا تاکہ تعفن اور گند نہ پڑے۔ ذبح خانہ میں ذبح کرکے دکاندار گوشت کے پیکٹ بنا کر دکانوں میں رکھتے ہیں جہاں سے ہر قسم کا گوشت خریدا جاسکتا ہے۔

۱۰۔ کتوں کو ایسی ٹریننگ دی گئی ہے کہ ہر ایک کتا اپنے برتن میں سے کھائے گا۔ دوسرے کتے کے برتن کی طرف منہ نہ کرے گا۔

۱۱۔ ریل اور بس میں سب خاموشی سے سفر کرتے ہیں کوئی باتیں نہیں کرتا نہ اونچی بولتا ہے۔ اپنی جگہ کتاب یا اخبار پڑھتے یا خاموش بیٹھے رہیں گے۔

۱۲۔ اگر کسی مرد یا عورت کو ریل یا بس میں جگہ نہیں ملی تو وہ کھڑا رہے گا مگر کسی کو جگہ دینے کے لئے نہیں کہے گا۔

۱۳۔ ریلوے لائن اور سڑکوں کے اردگرد اونچی باڑ بنا رکھی ہے تاکہ کوئی آدمی یا حیوان بھی اندر نہ آنے پائے اور نہ جانی نقصان ہو سکے۔

۱۴۔ ریل گاڑی کے ہر ڈبہ میں دائیں بائیں لکھا ہوا پائیں گے کہ یہ ریل کدھر سے کدھر کو جائے گی۔ ریلوں کے نقشے ملتے ہیں تا معلوم کرسکیں کہ کس کس طرف ریل جاتی ہے۔

۱۵۔ لنڈن میں انڈر گراؤنڈ اور اپر گراؤنڈ گاڑیاں چلتی ہیں۔ ہر اسٹیشن پر آمد کے اوقات ہر وقت کمپیوٹر کے ذریعہ معلوم ہوتے رہتے ہیں۔

۱۶۔ گاڑی کھڑی ہونے پر خود بخود دروازے کھلتے اور ۱۰ سیکنڈ کے اندر اندر گاڑی کھڑی رہ کر چل پڑتی ہے اور دروازے خود بخود بند ہو جاتے ہیں۔

۱۷۔ اسٹیشن پر ٹکٹ کے لئے رش نہیں ہوتا بکنگ کلرک کے علاوہ بھی جگہیں ہیں جن میں کرایہ ڈال دیں تو ٹکٹ اور بقایا رقم خود بخود باہر آجائیگی کرایہ کے پیسے اگر کم ہیں تو ٹکٹ باہر نہ آئے گا۔ پیسے واپس آجائیں گے۔

۱۸۔ سٹیشن سے باہر نکلنے پر ٹکٹ ڈالیں گے تو دروازہ کھل جائے گا اگر ٹکٹ صحیح نہ ہوگا تو دروازہ نہ کھلے گا۔

۱۹۔ جگہ جگہ فون نصب ہیں آپ پیسے ڈال کر فون کرسکتے ہیں اور بقایا خود بخود باہر آجائے گا وہاں کوئی آدمی نگران نظر نہ آئے گا۔

۲۰۔ لنڈن شہر کے تمام محلوں۔ گلیوں اور مکانوں کے ایک کتاب میں نقشے اور نمبر مکان تک ملیں گے تاکہ کسی سے پوچھے بغیر آپ جہاں چاہیں پہنچ سکیں اسی طرح سڑکوں کا حال ہے۔

۲۱۔ اگر کسی کے ہاتھ، پیر یا کندھے سے آپ کو اتفاقیہ ٹھوکر لگ جائے تو وہ فوراً معافی کا خواستگار ہو کر معذرت کرے گا۔

۲۲۔ ہر ایک زمیندار نے اپنے اپنے کھیت کے اردگرد اونچی باڑ بنا رکھی ہے جہاں اپنی بیسیوں گائیں یا گھوڑے اور بھیڑ بکریاں پال رکھی ہیں تاکہ وہ دوسرے کے کھیت میں نہ گھس سکیں۔

۲۳۔ گھوڑوں۔ گائیوں اور بھیڑ بکریوں کی صحت نہایت عمدہ اور سب موٹی تازی ہیں۔ گائیوں کا دودھ مشین سے دو تین بار نکالا جاتا ہے جو روزانہ ایک ایک گائے کا من کے قریب بتایا جاتا ہے۔ دودھ اور مکھن خالص وافر مل جاتا ہے۔

۲۴۔ ٹرین کا ٹکٹ سارے دن کا خرید لیں تو سارا دن جہاں چاہیں سفر کرتے رہیں۔ وہی ٹکٹ سرکاری بس میں بھی کام دیتا ہے۔

۲۵۔ ہر مرد و زن اپنا سامان خود اٹھا کر یا ٹرالی پر یا پہیوں والے اٹیچی کیس کو گھسیٹ کر لے جائیں گے کوئی مزدور قلی وہاں نہیں ملے گا۔

۲۶۔ تمام مرد عورتیں اور بچے ہلکے پھلکے جسم کے ساتھ تیز چلتے نظر آئیں گے۔

۲۷۔ بچوں کو نڈر بنانے کے لئے طرح طرح کی گاڑیوں میں سوار کراتے ہیں۔ بلٹ پہنا کر تین چار سال کے بچوں کو سمندر میں تیرائیں گے۔

۲۸۔ چھ سات سال کے بچے سکوٹر چلاتے دیکھے گئے ہیں۔

۲۹۔ کوپن ہیگن (ڈنمارک) میں ایک ٹاور ۳۵ میٹر اونچا ہے اس پر چڑھنے کے لئے ایسی چند گز چوڑی سڑک بنائی گئی ہے کہ کہا جاتا ہے کہ ملکہ ایک گھوڑے کی بگھی میں سوار ہو کر ٹاور پر جایا کرتی تھی جو اردگرد گھوم کر جانے کی وجہ سے ۲۰۹ میٹر اونچا ٹاور ہے اس پر میں نے خود دیکھا کہ تین چار سال کے بچے پیدل چڑھتے اور اترتے ہیں۔ نہ انہیں کوئی والدین میں سے اٹھاتا ہے اور نہ وہ خود کہتے ہیں کہ میں تھک گیا مجھے اٹھالو۔ یعنی بچوں کو چلنے کی ایسی ٹریننگ دی گئی ہے۔

۳۰۔ بریڈفورڈ سے ۸۰ میل دور بلیک پول شہر میں شاندار چراغاں کبھی کبھی ہوتا ہے جو بہت دلکش اور قابل دید ہوتا ہے۔ ہزارہا لوگ دور دور سے اس کو دیکھنے کے لئے سفر کرکے جاتے ہیں۔ میں نے بھی دو دفعہ جاکر دیکھا ہے۔ جس میں بلب ایسے سیٹ کئے گئے ہیں کہ انسانوں۔ شیر چیتے۔ جانوروں۔ زیورات۔ برتنوں اور پرندوں وغیرہ کی تصویریں نظر آتی ہیں۔ باوجود کار میں بیٹھ کر آہستہ آہستہ چلنے کے ایک گھنٹہ سے زائد وقت میں وہ چراغاں دیکھا جاسکا تھا جو نہایت شاندار اور قابل دید تھا اور بہت سی دیگر چیزیں بھی دیکھنے والی ہیں۔

۳۱۔ جگہ جگہ طرح طرح کے پھولوں کی کیاریاں خوشنما اور دلربا منظر پیش کرتی ہیں۔ ہر گھر والے کو گھر میں پھول رکھنے کا شوق ہے اسی وجہ سے پھولوں کے تحفے ایک دوسرے کو خرید کر دینے کا عام رواج ہے۔

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افضل احمد پاشا

# انگریزی زبان سیکھنے کے گُر

کسی بھی زبان سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے ابتدائی قواعد اور ذخیرۂ الفاظ کا ہونا ضروری ہے۔ جس کے نتیجے میں انسان اپنے مافی الضمیر کو کماحقہٗ ادا کر سکتا ہے۔ جوں جوں اس کے علم میں وسعت پیدا ہوتی جائے گی۔ ویسے ہی اس کا اندازِ بیان خوب سے خوب تر ہوتا جائے گا۔ اور وہ دوسرے شخص پر اپنی علمی برتری ثابت کر سکے گا۔ ایک احمدی نوجوان کا سب سے اہم مقصد کسی بھی زبان کو سیکھنے کا یہی ہے کہ وہ موجودہ دور کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے علمی برتری تمام دنیا پر ثابت کرے۔ تا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا وہ کلام سچا ثابت ہو کہ " میرے ماننے والے علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے" اس لئے یہ ضروری ہے۔ کہ جو بھی زبان سیکھنے کی کوشش کی جائے اُسے پوری جدوجہد سے سیکھا جائے اور اس کی گہرائی تک پہنچنے کی کوشش کی جائے تا جب دعوت الی اللہ کا موقعہ آئے تو زبان سے ناواقفیت رکاوٹ پیدا نہ کرے۔

انگریزی زبان موجودہ دور میں بین الاقوامی اہمیت کی حامل زبان ہے اس لئے اس کی اہمیت اور ضرورت سے کون انکار کر سکتا ہے۔ خاص طور پر دعوت الی اللہ کرنے والے لوگوں کے لئے اس کا جاننا اور بھی ضروری اور اہم ہے۔ تا موجودہ بھٹکی ہوئی انسانیت کی صراطِ مستقیم کی طرف راہنمائی کی جا سکے۔ اسی لئے ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے احمدی نوجوانوں کو مختلف زبانوں کے سیکھنے اور شعبہ صحافت اختیار کرنے کی تلقین فرمائی تھی۔

اس مختصر تمہید کے بعد خاکسار ان مختلف مسائل اور مشکلات کی نشاندہی کر کے اپنے خیالات پیش کرنے کی کوشش کرے گا جو مختلف اوقات میں میرے سامنے آئے۔ یا بعض عزیزوں نے دورانِ تدریس خاکسار کو اپنی بعض مشکلات سے آگاہ کیا کہ ان کے لئے انگریزی نہ جاننے کی کیا وجوہات ہیں۔

عام طور پر یہی بات سامنے آئی ہے اور وہ کثرت کے ساتھ دہرائی گئی ہے کہ انگریزی زبان کا لہجہ سمجھ نہیں آتا۔ اور بعض کی مشکل یہ ہے کہ spellings یاد نہیں ہوتے۔ بعض کے نزدیک یہ مشکل ہے کہ وہ انگریزی پڑھ لیتے ہیں اور سمجھ بھی لیتے ہیں لیکن بول نہیں سکتے۔ بہر حال ان تمام مشکلات میں جو آج کل ہمارے طلباء اور طالبات کو درپیش ہیں۔ میرے خیال میں سب سے اہم مشکل سنجیدگی اور استقلال کا فقدان اور ایک خاص قسم کے ماحول کا نہ ملنا ہے۔ جو مخصوص ماحول نوجوانوں کو انگریزی زبان سیکھنے اور بولنے کے لئے حوصلہ بڑھائے۔

آخر کیا وجہ ہے کہ ایک بچہ جو اپنی ماں کی گود میں ہے وہ اڑھائی تین سال میں گفتگو کرنے لگ جاتا ہے۔ لیکن ایک پچیس تیس سالہ نوجوان جو کئی سال تک سکولوں اور کالجوں میں رہتا ہے۔ وہ انگریزی کا ایک فقرہ بھی نہیں بول سکتا۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ بچہ فطری طور پر جو کچھ سنتا ہے اُسے بار بار دہرا کر یاد کر لیتا ہے اور اس کی زبان صاف ہو جاتی ہے۔ لیکن بڑے آدمی کی زبان میں وہ فطری سادگی نہیں ہوتی۔ بڑی عمر کا طالب علم ذخیرۂ الفاظ کو ذہن میں رکھ کر اُسے فقروں میں استعمال کرنے کی طرف کم توجہ کرتا ہے۔ لیکن گرامر کے تکلف میں الجھ کر گھبرا جاتا ہے اور پھر بے دل ہو کر اپنی ساری جدوجہد کو چھوڑ دیتا ہے۔

خاکسار کے کراچی کے قیام کے دوران ایک فیملی جو خاکسار سے لینگوئج کنٹریکٹ پر تھی۔ میاں کی مادری زبان انگریزی تھی۔ بیوی کی مادری زبان فرنچ تھی۔ ان دونوں ان کی ایک بچی تھی جو بات چیت کر لیتی تھی۔ اس کی عمر کوئی تین سال تھی اور وہ بچی اپنے باپ سے انگریزی میں بات کرتی تھی اور ماں سے فرنچ میں اور خاکسار سے اردو میں کیونکہ خاکسار انہیں اُردو پڑھاتا تھا۔ اور وہ بچی بیک وقت تین افراد کے ساتھ تین مختلف زبانوں میں گفتگو کرتی تھی۔ اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ اسے اس کی ضرورت کے مطابق ماحول میسر تھا۔ اور اُس نے فطرتی طور پر اس سے فائدہ اٹھایا۔

خاکسار کے نزدیک مندرجہ ذیل باتوں کی طرف اگر توجہ دی جائے تو بہت حد تک ہمارے نوجوانوں کی یہ مشکل حل ہو سکتی ہے۔ اور ان کی گرفت انگریزی زبان پر مضبوط ہو سکتی ہے۔

اوّل :۔ احمدی نوجوانوں کے لئے زبان سیکھنے کا سب سے پہلا اور اہم نکتہ یہ ہے کہ وہ نہایت سنجیدگی اور عاجزی سے اپنے علم میں اضافہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کریں۔ کہ

" اے میرے رب میرے علم میں اضافہ کر۔ " (ترجمہ)

دوم :۔ انگریزی زبان سیکھنے کے لئے پہلے اپنے ذہن کو اس کے لئے تیار کریں اور اپنے ذہن میں اس کی اہمیت کو اُجاگر کریں۔ تا کہ اس کی اہمیت آپ کے ذہن میں جاگزیں ہو جائے۔

سوم :۔ انگریزی زبان سیکھنے کے لئے ابتدائی لٹریچر اور ضروری معلومات اکٹھی کریں۔ خصوصاً لینگوئج کورسز وغیرہ۔

چوتھے :۔ انگریزی زبان سیکھتے وقت اپنے ذہن پر زبان کے مشکل ہونے کا غیر ضروری بوجھ نہ ڈالیں بلکہ یوں سمجھیں کہ یہ بھی ویسی ہی زبان ہے جیسی ہماری اپنی زبان۔ اگرچہ بعض لوگوں کو زبانیں سیکھنے کی Blessing ہوتی ہے۔ لیکن کوشش کرنے سے ہر کوئی سیکھ سکتا ہے۔

پانچویں :۔ اپنے روزمرہ پروگراموں میں انگریزی سیکھنے کے لئے مستقل طور پر ایک مخصوص وقت مقرر کرنا ضروری ہے۔ جس میں ہر طرف سے توجہ ہٹا کر پوری دلجمعی سے زبان سیکھنے پر وقت دیا جائے۔ اور اس میں ناغہ نہ ہو۔ یہ نہ ہو کہ چند دن شروع میں توجہ دی پھر سستی اور بے دلی سے پڑھائی چھوڑ دی۔

چھٹے :۔ دورانِ تعلیم دل اور دماغ اپنے مقصد کے حصول کی طرف ہونا چاہیئے اور طبیعت Attentive اور ذہن Concentrated ہونا چاہیئے۔

ساتویں :۔ زبان سیکھنے کے لئے اگر حالات اجازت دیں تو Audio and video کورسز سے مدد لی جائے ورنہ متبادل انتظام کے طور پر B.B.C لینگوئج کورس کو اپنی ٹیپ ریکارڈر پر کیسٹ ریکارڈ کر کے بار بار سنا جائے۔ تا کہ ان کے لہجہ اور مفہوم سے واقفیت پیدا ہو جائے۔ بار بار سننے سے بات ذہن نشین ہو جاتی ہے۔ اس جگہ ایک واقعہ کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ کہ ایک عزیزہ جس کو خاکسار Reading دیا کرتا تھا۔ اور وہ پردہ کے پیچھے دہرائی کیا کرتی تھیں اور اگلے دن خاکسار کی آواز دہرائی جا رہی تھی تو میں نے ان کے بھائی سے پوچھا جو میرے ساتھ دوسرے کمرے میں بیٹھے تھے۔ کہ یہ تو میری آواز معلوم ہوتی ہے۔ تو انہوں نے بتایا کہ ہاں آپ کی آواز ہی ہے۔ جب آپ Reading کرتے ہیں تو ہمشیرہ اسے ریکارڈ کر لیتی ہیں۔ اور پھر آپ کے جانے کے بعد سارا دن اس کی نقل کرتی رہتی اور اپنی غلطیوں کی درستی کرتی رہتی ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ انہوں نے چند ماہ میں اپنی کمی پوری کر لی۔ اور اس طرح مجھ پر ان کی محنت کا راز کُھلا۔

آٹھویں :۔ ایک انگریزی اخبار خرید کر اپنی میز پر رکھ لیا جائے۔ اور ہر روز ایک پیرا بار بار پڑھنے کی کوشش کی جائے اور جب زبان وہ پیرا صاف طور پر پڑھنے لگے تو پھر اس کے معانی کی طرف توجہ کی جائے۔ اس سے پہلے صرف Reading کی طرف ہی توجہ رکھی جائے بار بار Reading سے زبان کی رکاوٹ ختم ہو جائے گی اور اگر Recorded کیسٹ مل جائے تو اس کو بار بار سُن کر اور خود اس کی نقل میں اپنی زبان سے Reading ریکارڈ کر کے دونوں کا موازنہ کر کے اپنی غلطیوں کی نشاندہی کی جا سکتی ہے۔ اور پھر دوبارہ دُہرا کر چیک کیا جائے۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اپنے سکول یا کالج کی Prose سے ایک آدھ صفحہ ہر روز باقاعدگی سے بار بار دُہرایا جائے۔ تا کہ زبان اور ذہن انگریزی الفاظ سے مانوس ہو جائیں۔ اس طرح انگریزی زبان سے

باقی صفحہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# لجنہ کالم

۱۹۳۴ء میں جلسہ سالانہ خواتین کے موقعہ پر حضور نے فرمایا:-

ہمارے ملک بلکہ تمام ملکوں میں یہ بات پھیل گئی ہے کہ عورتیں جو ہیں وہ طبعی طور پر اور فطری طور پر کوئی بڑا کام کرنے کی اہل نہیں۔ تو عورتوں کو چاہیئے تھا کہ وہ بڑے کام کر کے ان کے اس خیال کو غلط ثابت کرتیں۔ لیکن برخلاف اسکے وہ بھی اسی پر قانع ہو گئیں کیا واقعی وہ کسی بڑے کام کے اہل نہیں اور کیا اسکی بڑی بھاری وجہ یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث شریف میں فرمایا کہ دوزخ میں میں نے بہت سی عورتیں دیکھیں بوجہ احسان فراموش ہونے کے۔ اور بوجہ ناقص العقل اور بوجہ ناقص الدین ہونے کے حضور کا یہ فرمانا تو عورتوں کو ان کے نقص سے آگاہ کرنے کے لئے تھا کہ دیکھو تمہارے یہ نقص تمہیں دوزخ میں لے جانے کے محرک ہیں۔ احسان کی قدر نہ کرنا یہ فطرت نہیں ہو سکتی۔ بلکہ یہ عادت ہے دیکھو اگر ایک چور چوری کرتا ہے تو چوری اسکی فطرت نہیں بلکہ عادت ہے۔ اگر عورتوں کی عادت احسان فراموشی کرنا ہے تو یہ عادت جو ہے وہ بدلی جاسکتی ہے۔ لیکن اسوقت کے علماء نے بجائے عورتوں کو یہ بتانے کے کہ تم میں یہ عادات خراب ہیں۔ انکو چھوڑ دو۔ ان کو یہ بتلایا کہ تمہاری فطرت ہی ایسی ہے کہ تم اسکو چھوڑ ہی نہیں سکتیں اور عورتوں نے بھی کہہ دیا کہ اچھا ایسا ہی سہی۔ پس جب طبیب کسی بیماری کا علاج نہ کرے اور مریض تسلی پا جائے تو پھر نتیجہ ہلاکت ہی ہے لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرما کر کہ عورتیں بوجہ اسکے دوزخ میں جائیں گی۔ کہ وہ احسان فراموش ہیں ناقص ہیں دین میں اور ناقص ہیں عقل میں۔ اُن کو غیرت دلائی کہ تم ان عادتوں کو چھوڑ دو تو جنت میں داخل ہو جاؤ گی جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دایا رضی اللہ عنہا آپ کے پاس آئیں تو آپ نے خوش طبعی سے کہا کہ بوڑھا تو جنت میں داخل ہو ہی نہیں سکتا وہ بہت پریشان ہوئیں تو آپ نے فرمایا کہ جنت میں سب جوان ہو کر داخل ہونگے تو مطلب آپ کا عورتوں کو کہنے کا یہی تھا کہ تم احسان فراموشی چھوڑ دو۔ اور اپنی عقلوں کو بڑھاؤ۔ اکثر بچوں کو دیکھا ہے کہ پہلے عقل کم ہوتی ہے لیکن عمر کے ساتھ ساتھ عقل درست ہو جاتی ہے۔ تو اب اگر عورتوں کو بھی ایسا کہا کہ تم عقل میں یا دین میں ناقص ہو تو کیا وہ عقل یا دین چھوڑ کر بیٹھ جائیں۔ نہیں۔ ہرگز نہیں کیوں کہ تم ناقص ہو دین میں۔ اسکا مطلب یہ نہ تھا کہ تم دین چھوڑ کر ہی بیٹھ جاؤ۔ بلکہ یہ تھا کہ تم دین سیکھو۔ ہم دیکھتے ہیں بچے سکولوں میں جاتے ہیں اور شروع میں کچھ نہیں جانتے۔ لیکن آخر سیکھ کر جانتے ہیں۔ تو کیا شروع میں پڑھنا نہ آئے تو پڑھنا ہی چھوڑ دیا جائے۔ یہ تو نصیحت تھی کہ احسان فراموشی چھوڑ دو دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا بڑا احسان ہے کہ آپ سے پہلے عورتوں کو جانوروں کی طرح سمجھا جاتا تھا۔ اور طرح طرح کے ناقص نام رکھے جاتے تھے اور اب بھی اکثر قومیں ان میں روح ہی نہیں مانتیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قدر احسان کیا ہے یہ فرما کر کہ عورت اور مرد انسانیت میں برابر ہیں ہم تو دیکھتے ہیں ایسا ہو سکتا ہے کہ عورت دین دار ہوتی ہے اور مرد دین میں کمزور۔ عورت عقل مند ہوتی ہے اور مرد عقل میں کمزور۔ یہ کتنا بڑا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں پر احسان کیا۔ تو عورتوں کا فرض تھا کہ اس احسان کے شکریئے میں اشاعت دین حق کرتیں لیکن یہ سب قصور علمائے زمانہ کا ہے انہوں نے عورتوں کو یہ بتایا کہ تمہاری عقل اور ذہن کمزور ہے تم کچھ کر ہی نہیں سکتیں حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو غیرت دلائی تھی کہ تم کہاں بغیر عمل صالح کے جنت میں داخل ہو سکتی ہو عقل نہیں سیکھتی ہو۔ دین کے کام نہیں کرتی ہو۔ عقل کام سے آتی ہے اور کام سیکھنے سے آتے ہیں۔ لیکن اس کا الٹا مفہوم سمجھانے کا قصور (مولویوں) کا ہے۔ آج میں نے تمہیں حدیث کی حقیقت سمجھا دی ہے تاکہ تم اچھی طرح سمجھ لو کہ اسکا مطلب یہ تھا۔

# اخبارِ احمدیہ

## درخواست دُعا

• مکرم مجید احمد خان صاحب بیرون ملک مقیم ہیں اور اپنی صحت و تندرستی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

• مکرم ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب گورایہ لاہور کے تایا چوہدری محمد شفیع صاحب عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## اعلانِ نکاح

عزیزہ ثمینہ نازیہ خان صاحبہ بنت مکرم عبد الستار خان صاحب اسلام آباد کا نکاح مکرم اقبال ندیم خان صاحب ولد عزیز اللہ خان صاحب ساکن (SCHWAL BACH) شوال باخ مغربی جرمنی سے مبلغ ۲۵ پچیس ہزار حق مہر پر مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف نے مورخہ ۲۴ نومبر ۸۹ء کو بیت المہدی گولبازار ربوہ میں پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے

## اعلانِ ولادت

مکرم محمد جمیل صاحب بٹ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۸۹ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جو کہ مکرم خواجہ محمد امین صاحب آف سمبڑیال کا پوتا اور مکرم جمال دین صاحب بٹ آف ڈسکہ کا نواسہ ہے۔

حضور نے از راہِ شفقت بچے کا نام محمد خالق عطا فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مکرم ڈاکٹر شوکت علی صاحب (کراچی) کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچہ ۲۳ اکتوبر بروز پیر عباسی شہید ہسپتال کراچی میں بذریعہ اپریشن پیدا ہوا ہے۔ اس کا نام محمد شیراز شوکت تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم کوثر باجوہ صاحب سابق قائد ضلع کراچی کا نواسہ اور چوہدری محمد صدیق صاحب سابق زعیم انصار اللہ چک نمبر 93/6 R ضلع بہاولنگر کا پوتا ہے

مکرم بشارت احمد بشیر صاحب اور محترمہ شگفتہ بشارت صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے ۲ دسمبر ۱۹۸۹ء کو نیوجرسی امریکہ میں تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام "فراست عمر احمد" تجویز کیا گیا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو نیک اور خادم دین بنائے اور صحت و تندرستی اور درازی عمر عطا فرمائے۔

## بقیہ:- انگریزی زبان سیکھنے کے گُر

ذہنی دوری ختم ہو جائے گی۔

نویں:- اس بات کی کوشش کی جائے کہ انگریزی بولنے والے دوست مل سکیں اور ان سے بے تکلفی ہو تو ان سے بغیر حجاب اور جھجک انگریزی بولنے کی کوشش کی جائے اور اس سیکھے ہوئے ذخیرہ الفاظ کو استعمال کیا جائے۔ اس بات کی پرواہ نہ کی جائے کہ میں غلط بولوں گا تو میری غلطی نکلے گی۔ اگر آج غلط بولیں گے تو کل درست بھی بولیں گے۔ اس لئے بے تکلفی سے بولیں تو پھر زبان خود بخود صاف ہو جائے گی۔ شروع میں گرامر کے غیر ضروری جھنجھٹ میں نہ پڑا جائے۔ بلکہ بچوں کی طرح بات چیت شروع کی جائے۔ بعد میں گرامر سے بھی خود بخود دلچسپی پیدا ہو جائے گی اور کوئی مشکل نہ ہوگی۔ ایسے دوست مل کر کئی English Speaking cell Groups بنا سکتے ہیں جہاں پر وہ انگریزی بولنے کی پریکٹس کر سکیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ سے اس سلسلہ میں مدد کی درخواست کی جاسکتی ہے۔ تاکہ نوجوانوں میں انگریزی بولنے کا شوق پیدا ہو۔ اور اس طرح جب پوری ENVIRONMENT انگریزی بولنے والوں کی ہوگی۔ تو یہ دائرہ مزید ترقی کر کے English Speakers club کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔

# تعلیم القرآن

## (والدین کی ذمہ داری)

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) فرماتے ہیں:

"آپ کے لئے ضروری ہے کہ قرآن کریم کو خود بھی سمجھیں اور اس پر عمل کریں۔ اور اپنے بچوں کو اور دوسرے لوگوں کو بھی جن کی ذمہ داری آپ پر ہے قرآن کریم پڑھائیں اور ان کو اس قابل بنا دیں کہ وہ قرآن کریم کے معانی سمجھ سکیں۔"

(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۱۹ فروری ۶۶ء)

## بقیہ:۔ میرا سفر یورپ

۳۲۔ مہنگائی انتہا درجہ کی ہے مگر وہاں کی آمدنی کے لحاظ سے ان کو محسوس نہیں ہوتی۔ ایک جگہ سیر کے دوران میرے ساتھیوں نے چارٹ بنا کر کھانے کے لئے ٹماٹر کھیرے اور مولی وغیرہ خریدی۔ میرے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ ایک مولی چودہ روپیہ (-/۱۴ روپے) کی خریدی گئی ہے۔

ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا

۳۳۔ یورپ میں عام انگریزوں سے گفتگو کرنے پر معلوم ہوا کہ ان کو مذہب سے عموماً اور بائیبل سے خصوصاً کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ کوپن ہیگن (ڈنمارک) میں ۵-۶ گرجے فروخت ہو کر میوزیم وغیرہ میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ اس لئے ان لوگوں کو دلائل تسی بجائے ہمیں اپنے عملی اعلیٰ نمونہ اور اخلاق حسنہ سے گرویدہ کر کے دین حق کی طرف لانے کی ضرورت ہے۔

۳۴۔ حسن اتفاق سے میرے پاس سردی کے لئے تو کالی شیروانی تھی جس کی وہاں ضرورت پیش نہیں آتی مگر موسم گرما کے لحاظ سے دو شیروانیاں تھیں جو دونوں سفید ہیں۔ سفید شیروانی اور سفید پگڑی و شلوار کے ساتھ میں ریل یا بس میں سفر کرتا رہا۔ پیدل چلتا رہا۔ دفتروں میں گیا یا سیر کو گیا۔ تو انگریز مرد اور عورتیں مجھے بڑی حیرت اور استعجاب سے دیکھتے اور بے شمار لوگوں نے میری تصویریں لیں۔ کوپن ہیگن میں ملکہ کے محل کے پاس سے میں اور میرا لڑکا عزیزم سید ولی احمد صاحب صادق گزر رہے تھے کہ میرے لڑکے نے مجھے کہا ابا جی یہ سامنے کھڑے ہوئے مرد و زن روسی لوگ ہیں وہ آپ کی تصویر کھینچنا چاہتے ہیں ذرا ٹھہر جائیں چنانچہ میں مسکراتا ہوا کھڑا ہو گیا تو دو تین روسی عورتیں بھی دوڑ کر آ گئیں تاکہ میرے ساتھ تصویر کھنچوا سکیں میرا لڑکا ہنس کر کہنے لگا کہ آپ خود تو روس میں نہیں گئے مگر آپ کی تصویریں روس میں پہنچ گئیں۔

**دعا۔** آخر میں دعا ہے کہ خدا تعالےٰ اس قوم کی تمام اچھی عادتوں کو جو دین حق کی ہی ہیں ہم سب اختیار کرنے والے ہوں اور ان کو تمام بری عادتوں اور برے کاموں سے دور کرنے میں کامیاب ہوں تاکہ وہ خدا کی بادشاہت میں داخل ہو کر ابدی زندگی پانے والے ہو جائیں۔

# خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ملکی خبریں

● منگل کے روز پنجاب اسمبلی کی تاریخ میں ایک غیر متوقع اور افسوسناک واقعہ پیش آیا اخبارات کی اطلاع کے مطابق ہنگامہ اسوقت ہوا جب قائم مقام سپیکر بشریٰ رحمان نے وزیر قانون کو ایک قرارداد پڑھنے کی اجازت دی۔ جبکہ فضل حسین راہی نے کورم پورا نہ ہونے کی نشاندہی کی سپیکر نے اعتراض مسترد کر دیا اور سردار نصر اللہ خان دریشک کو قرارداد پڑھنے کی اجازت دی فضل حسین راہی نے احتجاج جاری رکھا اور وزیر قانون تک پہنچ کر انہیں زبردستی سیٹ پر بٹھانا چاہا جس پر اعجاز شیخ نے حملہ کر دیا اور فضل حسین راہی کو گھونسے اور تھپڑ مارنے شروع کر دیئے اور مزید ارکان اسمبلی کوئی مدد کی خاطر اور کوئی امن کی خاطر میدان میں آ گیا۔ دونوں طرف سے گندی اور فحش گالیوں کا تبادلہ ہوتا رہا۔ سپیکر اسمبلی نے فضل حسین راہی کو دو دن کے لئے اسمبلی سے نکالنے کا اعلان کر دیا اور کارروائی اگلے روز صبح ۹ بجے تک کیلئے ملتوی کر دی۔

● حیدر آباد شہر کے مختلف حصوں میں اندھا دھند فائرنگ کے متعدد واقعات کے بعد پورے شہر کو فوج اور رینجرز کے حوالے کر دیا گیا۔ فوج نے شہر کا کنٹرول سنبھال کر کرفیو نافذ کر دیا۔

● وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن ملک میں گڑبڑ پھیلانا چاہتی ہے جو اسی مہینے کراچی سے شروع کی جانے والی ہے۔ ہم وسیع البنیاد حکومت بنانے کیلئے تیار ہیں جو ہمارے منشور سے متفق ہو گا کابینہ میں شامل ہو سکتا ہے۔ اصل طاقت عوام ہیں جو لوگ سمجھتے ہیں امریکہ سے گرین سگنل آئے وہ غلطی پر ہیں۔

## غیر ملکی خبریں

● مغربی جرمنی کی کئی ممتاز سیاسی شخصیات نے جرمنی کے اتحاد کے سوال پر احتیاط سے کام لینے کی درخواست کی ہے۔ ان میں مغربی جرمنی کے صدر بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے مشرقی جرمنی کے ٹیلی وژن پر انٹرویو دیتے ہوئے مغربی جرمنی کے لوگوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ مشرقی جرمنی میں ہیجان نہ پھیلائیں۔ انہوں نے کہا کہ جو ایک دوسرے کا ہوتا ہے وہ ایک ساتھ ہی پھلے پھولے گا۔ لیکن اسے جبری طور پر یکجا نہیں کرنا چاہتے ایک اور چانسلر مسٹر ہلمٹ سمتھ نے خبردار کیا کہ جرمن باشندوں کو اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے سے پہلے اپنے پڑوسی ممالک کے فسادات کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

● بلغاریہ کی کمیونسٹ پارٹی اپنے امور مملکت میں اپنے سرکردہ کردار سے دستبردار ہو گئی ہے اور اس نے اپنے سابق راہنما ٹوڈوف ژوکوف کو برطرف کر دیا ہے۔ پارٹی کی پالیسی ساز مرکزی کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ پارلیمانی کے اجلاس میں تجویز منظور کی جائے کہ کمیونسٹ پارٹی کے سرکردہ کردار کی ضمانت دینے سے متعلق آئینی دفعہ کو ختم کر دیا جائے۔ ژف کوف کے صاحبزادے ولاڈ میر اور ان کے قریبی دوست میکو بالوف کو بھی معزول کر دیا گیا ہے۔

● روس کے پارلیمانی عوام کے نائبین کی کانگرس میں ملکی معیشت کی حالت پر دوسرے دن بحث کے دوران سخت ہنگامہ ہوا۔ وزیر اعظم مسٹر نکولائی نے کاشتکاری کے نظام کا دفاع کیا اور کہا کہ اسکی ناکامی کی وجہ ناکافی سرمایہ کاری ہے۔


● نرینہ اولاد سے محروم ● بے اولاد
● اٹھراء ● سوکھا ● گرمی
● گیس کا علاج کرنے والے

حضرت حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
۳/۴۴ محمود آباد نزد شبینہ ڈاکخانہ کراچی

ہر ماہ کی ۱۹ سے ۲۳ تاریخ تک
حکیم عبد الحمید اعوان
مطب میں حاضر ہوتے ہیں